سلسلہ خطبات نمبر

64

علماء خطباء اور ائمہ مساجد کے لئے

بیان جمعۃ المبارک





عنوان

ماہِ محرّم الحرام کی اہمیت

از قلم

مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری صاحب حفظہ اللہ

فاضل دار العلوم کبیر والا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہِ محرم الحرام کی اہمیت

19/ جون 2026ء بمطابق 03/ محرم الحرام 1448ھ

تحریر وترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

ماہِ محرم الحرام کی قدیم تاریخی حیثیت | ماہِ محرم الحرام اور اسلام | فضیلت کی وجہ؟
محرم میں روزے رکھنا | یومِ عاشورا کا روزہ | گناہوں سے بچنا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (سورۃ التوبۃ: 36/9)

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: أَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ (صحیح المسلم: 1163)

فہرست عنوانات

عنوان صفحہ نمبر

ماہِ محرم الحرام

نیا اسلامی سال اور اس کا پہلا مہینہ محرم الحرام کا مہینہ شروع ہو چکا ہے یہ مہینہ کئی اعتبار سے اہمیت اور فضیلت والا مہینہ ہے اسی مناسبت سے چند ایک باتیں عرض کرنے کا ارادہ ہے۔

ماہ محرم الحرام کی قدیم تاریخی حیثیت

ماہِ محرم الحرام کی اہمیت صرف اسلامی تاریخ تک محدود نہیں بلکہ اسلام سے صدیوں پہلے زمانہ جاہلیت میں اور قدیم انبیاء علیہم السلام کے ادوار میں بھی اس مہینے کو منفرد اور خاص مقام حاصل رہا ہے۔

حرمت والا مہینہ

قدیم عرب میں چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعلیمات کے اثرات کسی حد تک موجود تھے اس بنا پر سال کے بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کو حرمت والا مہینہ سمجھا جاتا تھا اور ان مہینوں ہر طرح کی میں جنگ وجدل، قتل وغارت اور لوٹ مار روک دی جاتی تھی یہ چار مہینے رجب، ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم کے مہینے تھے۔

اور اس کی ایک بڑی وجہ تھی کہ رجب کے مہینے میں عموماً زیادہ تعداد میں لوگ بیت اللہ کی زیارت اور عمرہ کرنے کے لئے آتے تھے، اور ذیقعدہ، ذوالحجہ میں قافلوں کی شکل میں حج کے لئے سفر کرتے جبکہ محرم کے مہینے تک لوگ حج سے واپسی کا سفر کرتے اور اپنے اپنے علاقوں کو لوٹتے تھے تو ان مہینوں کو حرمت والا مہینہ قرار دیا گیا تاکہ اس میں ہر طرح کی جنگ وجدل، قتل وغارت اور لوٹ مار پر پابندی ہو اور بیت اللہ کی طرف سفر کر آنے اور جانے والا عمرہ اور حج کے مسافر امن وامان کے ساتھ سفر کر سکیں۔

نسیئ کی رسم

البتہ ان میں ایک جاہلانہ رسم نَسِيئ کی پائی جاتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بعض اوقات ان مہینوں کو خصوصا محرم الحرام کے مہینے کو آگے پیچھے کرنے کا علان کر دیتے۔ وہ اس طرح کہ چونکہ وہ جنگوں کے عادی تھے اور ان کے درمیان اکثر جنگیں چلتی رہتی تھیں اور ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم مسلسل تین مہینے حرمت والے تھے اور مسلسل تین مہینے جنگ بندی رکھنا انہیں مشکل لگتا تو محرم کے مہینے میں یہ اعلان کر دیتے کہ محرم کا مہینہ آگے چلا گیا ہے اور یہ مہینہ صفر کا ہے اور اگلا مہینہ محرم کا ہو گا اس لئے اس مہینے میں ہم جنگ کر لیتے ہیں اور صفر میں جنگ بندی کر لیں گے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بھی ان جاہلانہ رسم کا تذکرہ کیا اور اس پر پابندی لگائی۔

محرم الحرام اور تاریخی واقعات

اس کے علاوہ مؤرخین نے اسلام سے پہلے کے کئی واقعات کا تذکرہ کیا ہے جو اسی محرم الحرام کے مہینے میں پیش آئے جیسا کہ یوم عاشوراء یعنی دس محرم الحرام کے روزے کے سلسلے میں احادیث مبارکہ میں یہ حوالہ ملتاہے کہ اسی محرم کے مہینے میں اور دس محرم الحرام کو ہی حضرت موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا قافلہ اللہ کے حکم سے دریاپار کر گیا جبکہ فرعون اور اس کا لشکر دریامیں غرق ہو گیا۔اسی بناپر یہودی بھی اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

ماہِ محرم الحرام اور اسلام

اس سے یہ معلوم ہوا کہ محرم الحرام کا مہینہ اسلام سے پہلے بھی حرمت والا اور معزز و محترم سمجھا جاتا تھا اور اسلام نے بھی ان کی حرمت کو باقی رکھا۔ان مہینوں کی حرمت و احترام کی وجہ سے ان میں کئے ہوئے نیک اعمال کا اجر بڑھادیا جاتاہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان مہینوں میں جو گناہ کیا جائے اس کا وبال اور گناہ بھی زیادہ ہوتاہے۔

چنانچہ ایک آیت مبارکہ میں ہے:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (سورۃالتوبۃ:36/9)

بیشک اللہ تعالی کے نزدیک اللہ کی کتاب(یعنی لوحِ محفوظ)میں سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے(اور یہ کوئی نیاحکم نہیں بلکہ)جس دن سے اللہ تعالی نے آسمانوں اورزمین کوپیدا کیاہے(یعنی جب سے نظامِ شمسی مقرر کیاہے)اس دن سے سال کے مہینوں کی تعداد بارہ مقرر ہے اور پھر ان(بارہ مہینوں)میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

اور زمانہ جاہلیت میں جو نسیئ کی جاہلانہ رسم پائی جاتی تھی یعنی اپنی طرف سے مہینوں کو آگے پیچھے کر دینی رسم اسلام نے آکراس کا خاتمہ کیاچنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے اس پر پابندی لگائی۔اور قرآن مجید میں فرمایا:

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ (سورۃالتوبہ:36/9)

"یہ نسیء(یعنی مہینوں کو آگے پیچھے کر دینا)توکفر میں مزید اضافہ ہے جس سے کافر لوگ گمراہی میں پڑتے ہیں اور وہ اس مہینے کو کسی سال حلال قرار دے دیتے ہیں اور کسی سال حرام قرار دیتے ہیں تاکہ حرمت والے مہینوں کی بس گنتی پوری کرلیں اور جس کو اللہ نے حرام قرار دے رکھاہے اس کو(اپنی طرف سے)حلال کر لیں"

اسلامی سال کا پہلا مہینہ

ماہِ محرم الحرام کی اہمیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اسی سے اسلامی ہجری سال کی ابتداء ہوتی ہے۔ سیدنا فاروق اعظم کے دور خلافت میں جب با قاعدہ اسلامی تاریخ سن ہجری کا اجراء کیا گیا تو مشورہ سے یہ طے ہوا کہ اسلامی سال سن ہجری کا پہلا مہینہ محرم الحرام ہو گا۔

اللہ کا مہینہ

ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے اس مہینہ کو **شھرُ اللّٰہ** یعنی اللہ کا مہینہ قرار دیا ہے یہ اس مہینے کی فضیلت کی دلیل ہے۔

ماہِ محرم الحرام کی فضیلت کی وجہ؟

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ماہِ محرم کو اسلام میں صرف اس لئے اہمیت اور فضیلت حاصل ہے کہ اس مہینے میں نواسئہ رسول جنت کے نوجوانوں کے سردار سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور اس میں کربلا کا دردناک واقعہ پیش آیا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی عظمت، مقام و مرتبہ اور شہادت کی اہمیت اپنی جگہ بہت زیادہ ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ کسی اسلامی سال کی اہمیت صرف اس وجہ سے نہیں ہے کہ اس میں نبیٔ اکرم ﷺ کے کسی صحابی یا اہلِ بیت کی شہادت کا واقعہ پیش آیا ہے۔

ورنہ دیکھا جائے تو اسلام کی ساری تاریخ شہادتوں اور قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ اگر مہینوں کو ہی دیکھا جائے تو رمضان کے مہینے میں غزوۂ بدر واقع ہوا جس میں کئی صحابہ کرام شہید ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی رمضان المبارک کے مہینے میں ہوئی۔ شوال کے مہینے میں غزوۂ احد واقع ہوا جس میں ستر کے قریب صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں نبیٔ اکرم ﷺ کے محبوب چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جن کو نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو اسلامی تاریخ کا کوئی مہینہ بلکہ کوئی تاریخ بھی اس طرح کے شہادتوں اور قربانیوں سے خالی نہیں ہے۔

ہاں یہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی مزید فضیلت ہے کہ اللہ نے ان کو ایک تو شہادت عطا فرمائی دوسرا یہ کہ ان کو شہادت اس عظمت و حرمت والے مہینے میں عطا فرمائی۔ باقی اس مہینے کی حرمت و فضیلت تو پہلے سے اور ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے۔

محرم میں روزے رکھنا

محرم الحرام میں روزے رکھنا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے کئی احادیث مبارکہ میں خاص محرم کے مہینے میں روزے کی فضیلت آئی ہے چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمِ (صحيح المسلم:1163 كتاب الصوم باب فضل صوم المحرم ،جامع الترمذی:740 کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم المحرم)

"رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینہ محرم الحرام کا روزہ ہے"۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: سُئِلَ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ، بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ»(صحيح المسلم: 1163 كِتَاب الصِّيَامِ بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے (رسول اللہ ﷺ سے) سوال کیا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ اور ماہِ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد رات کے وقت نماز پڑھنا افضل ہے اور ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد اللہ کے مہینے محرم میں روزے رکھنا افضل ہے"

اس سے معلوم ہوا کہ خاص طور پر محرم الحرام کے مہینے میں روزے رکھنا بڑی فضیلت رکھتا ہے اور ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت محرم میں رکھے گئے روزوں کی ہے۔

عاشورہ کا روزہ

خصوصاعاشورہ یعنی دس محرم الحرام کے روزے کی فضیلت اور زیادہ ہے۔رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشورہ کا روزہ فرض تھا پھر جب رمضان کے روزں کا حکم نازل ہوا تو عاشورہ کے روزہ کی فرضیت ختم ہو گئی اب یہ روزہ فرض نہیں ہے۔بلکہ مستحب اور باعثِ فضیلت ہے۔

☆ چنانچہ مسلم شریف کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَ يَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ(صحيح المسلم:1130 كتاب الصيام باب صوم يوم عاشوراء)

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے ہمیں دس محرم کا روزہ رکھنے کا حکم بھی دیتے تھے اور ترغیب بھی دیتے تھے اور تاکید بھی کرتے تھے پھر جب رمضان (کے روزوں) کو فرض کر دیا گیا تو اس کے بعد آپ نہ ہمیں اس طرح حکم دیتے تھے نہ منع کرتے اور نہ تاکید کرتے تھے"۔

☆ اور دوسری حدیث مبارکہ میں ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہو جانے کے بعد آپ نے فرمایا تھا:

فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَهٗ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ (صحيح المسلم: 1126 كتاب الصيام باب صوم يوم عاشوراء)

"جو عاشوراء کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے"

البتہ روزہ رکھ لینا زیادہ بہتر اور مستحب ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں اس کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

صومِ عاشوراء کا پسِ منظر

جب اللہ کے نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ مدینہ کے یہود عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں آپ ﷺ نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ اس دن اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلائی تھی اور فرعون کو غرق کیا تھا اس لئے ہم اس دن کی یاد میں روزہ رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہم موسی علیہ السلام سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا البتہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو میں دسویں محرم کے ساتھ ایک روزہ اور رکھوں گا تاکہ یہود کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ اس کے بعد آئندہ سال اس دن کے آنے پہلے آپ ﷺ رحلت فرما گئے تھے۔

کئی احادیث مبارکہ میں عاشوراء کے روزے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ مسلم شریف کی ایک روایت میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

وَصِيَامُ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ (صحيح المسلم: 1162 كتاب الصوم باب استحباب صيام ثلثة ايام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس)

"یومِ عاشوراء کے روزے کے بارے میں اللہ تعالی سے یہ امید رکھتا ہوں کہ گذشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں"۔

مسلم شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے:

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ، وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ (صحيح المسلم: 2804)

"حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک سال سابقہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور آپ ﷺ سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے"۔

البتہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عاشوراء کے روزہ کے ساتھ ایک اور روزہ بھی رکھا جائے یعنی دو روزے رکھے جائیں دس اور گیارہ کا یا دس اور نو کا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود عاشوراء کے دن کا ایک روزہ رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے یہود کی مخالفت کا حکم دیا وہ اس طرح کہ اس کے ساتھ نو کا یا گیارہ کا روزہ بھی رکھا جائے۔

چنانچہ مسند احمد کی ایک روایت میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَخَالِفُوْا فِيْهِ الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ يَوْمًا اَوْ بَعْدَهٗ يَوْمًا (مسند احمد:2154)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عاشوراء کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو اور اس سے ایک دن پہلے کا یا ایک دن بعد کا روزہ بھی رکھو"۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس نے عاشوراء کا روزہ رکھنا ہو اسے چاہئے کہ وہ اس کے ساتھ ایک روزہ اور بھی ملائے یعنی دس اور گیارہ کا روزہ رکھے یا دس اور نو کا روزہ رکھے۔ تاکہ سنت پر اور آپ ﷺ کے حکم پر بھی صحیح طرح سے عمل ہو جائے اور یہود کی مشابہت سے بھی بچ جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے اس مبارک ارشاد سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ ادنی مشابہت بھی پسند نہیں فرمائی حالانکہ وہ مشابہت کسی برے اور ناجائز کام میں نہیں تھی بلکہ ایک عبادت میں مشابہت تھی جو وہ اس دن کر رہے تھے اور ہم بھی اسی دن وہ عبادت کر رہے ہیں لیکن آپ ﷺ نے اس کو بھی پسند نہیں فرمایا۔ کیوں اس لئے کہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو جو دین عطا فرمایا ہے وہ سارے دینوں سے ممتاز اور منفرد ہے لہذا ایک مسلمان کا طرزِ عمل، اس کی چال ڈھال، اس کی وضع قطع۔ اس کے اعمال و اخلاق اور اس کی عبادتیں بھی غیر مسلموں سے ممتاز اور منفرد ہونی چاہئیں۔

چنانچہ احادیث مبارکہ میں بہت سے احکام ایسے ملتے ہیں جن میں اللہ کے نبی ﷺ نے غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بخاری شریف کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ: وَفِّرُوا اللُّحٰى وَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضُلَ اَخَذَهٗ (صحیح البخاری:5892 کتاب اللباس باب تقليم الاظفار)

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرکین سے الگ طریقہ اختیار کرو چنانچہ داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کی مٹھی بناتے اور اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اسے لے لیتے (یعنی کاٹ دیتے) تھے"۔

اندازہ کریں جب اسلام نے عبادت اور نیک کام میں بھی ان کی مشابہت کو پسند نہیں کیا تو دوسرے کاموں میں ان کی مشابہت اختیار کرنا کتنا برا ہو گا۔

اور اگر ان کی مشابہت جان بوجھ کر اس لئے اختیار کی جائے میں انہی جیسا نظر آؤں تو یہ اور زیادہ برا اور گناہ ہے۔ اور اس پر اللہ کے نبی ﷺ کی سخت وعید موجود ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ (سنن ابی داود: 4031 کتاب اللباس باب فی لبس الشھرۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔

مثلاً کوئی آدمی انگریزوں جیسا طور طریقہ اور وضع قطع اس نیت سے اختیار کرتا ہے کہ میں بھی انگریز نظر آؤں تو یہ سخت گناہ ہے البتہ اگر دل میں یہ نیت نہیں تھی کہ میں انگریزوں جیسا نظر آؤں بلکہ ویسے ہی ان جیسی وضع قطع اختیار کر لی تو یہ سخت گناہ تو نہیں ہے لیکن ان کی مشابہت کی وجہ سے یہ بھی برا کام ہے۔

بہر حال یہود کی مشابہت سے بچتے ہوئے نویں دسویں یا دسویں گیارھویں کا روزہ رکھنا سنت ہے۔

اس کے علاوہ عاشوراء کے دن جو لوگوں نے اور اعمال مقرر کر رکھے ہیں کہ اس دن فلاں چیز پکانا ضروری ہے فلاں کام کرنا ضروری ہے یہ سب باتیں شریعت میں ثابت نہیں ہیں۔

عاشوراء کے دن گھر والوں پر وسعت کرنا

البتہ ایک روایت جو سند کے اعتبار سے ضعیف اور کمزور حدیث ہے مضبوط حدیث نہیں ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِی النَّفْقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللہُ عَلَیْہِ سَائِرَ سَنَتِہٖ (شعب الایمان للبیہقی)

"جو آدمی عاشوراء کے دن اپنے اہل و عیال پر (یعنی گھر والوں پر اپنے خادم ملازم وغیرہ پر) وسعت کرے گا اللہ تعالی سارا سال اس کے رزق میں برکت عطا فرمائیں گے"۔

یہ حدیث اگرچہ سند کے اعتبار سے اتنی مضبوط نہیں لیکن اگر کوئی آدمی اس پر عمل کرے تو کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالی رحمت سے امید ہے کہ اسے یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

گناہوں سے بچنا

قرآن مجید میں جہاں حرمت والے مہینوں کا ذکر ہے وہاں ایک جملہ یہ بھی ارشاد فرمایا گیا:

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (سورۃالتوبۃ:36/9)

ان (حرمت والے مہینوں) میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔

اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے مراد گناہ کرنا ہے یعنی ان مہینوں کی حرمت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ان مہینوں میں زیادہ اہتمام کے ساتھ ہر طرح کے گناہوں سے بچا جائے۔

بعض لوگ اس مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں اور اس کوئی خوشی کا کام یا خوشی کی تقریب منعقد نہیں کرتے کوئی کاروبار شروع کرنا ہو یا شادی نکاح کرنا ہو تو اس مہینے میں نہیں کرتے حالانکہ یہ مہینہ منحوس نہیں بلکہ یہ مہینہ عظمت فضیلت اور برکت والا مہینہ ہے۔

اور یہ مہینہ نواسۂ رسول نوجوانانِ جنت کے سردار سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی عظیم شہادتوں اور قربانیوں کی یاد بھی یاد دلاتا ہے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی سیرت و کردار کو اجاگر کرنا اور اس کو اپنی عملی زندگی میں لانا اور ان کی شہادت اور قربانی سے سبق حاصل کرنا بھی ضروری ہے اس پر ان شاءاللہ آئندہ جمعہ عرض کروں گا۔

خلاصہ

- محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اس کو کئی اعتبار سے اہمیت اور فضیلت حاصل ہے۔
- محرم الحرام کا مہینہ زمانہ جاہلیت میں اور قدیم انبیاء علیہم السلام کے ادوار سے ہی خاص اہمیت کا حامل رہا ہے۔
- اسلام سے پہلے بھی چار حرمت والے مہینے سمجھے جاتے تھے جن میں سے ایک مہینہ محرم الحرام بھی ہے۔
- اسلام نے بھی ان کی حرمت کو برقرار رکھا البتہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین جو ان میں اپنی طرف سے ردوبدل کر دیا کرتے تھے اسلام نے اس کا خاتمہ کیا۔
- ماہِ محرم الحرام کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ یہ اسلامی ہجری سال کا پہلا مہینہ شمار ہوتا ہے۔
- اللہ کے نبی ﷺ نے اس کا شہر اللہ یعنی اللہ کا مہینہ بھی قرار دیا ہے جس سے اس مہینے کی مزید فضیلت معلوم ہوتی ہے۔
- ماہِ محرم الحرام کی اہمیت ایک اس اعتبار سے بھی ہے یہ حرمت والے چار مہینوں میں شامل ہے جن کی حرمت ہمیشہ سے چلی آرہی ہے ان مہینوں میں نیک اعمال کا اجر وثواب زیادہ ہو جاتا ہے اور گناہوں کا وبال بھی زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے ان مہینوں میں خاص طور پر نیک اعمال اختیار کرنے اور گناہوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

- ماہِ محرم کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے روزوں کے بعد ماہِ محرم الحرام کے روزوں کو سب سے افضل روزے قرار دیا۔
- خاص طور پر عاشوراء یعنی دس محرم الحرام کا روزہ پہلے فرض تھا جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے تو اس کے بعد عاشوراء کا روزہ فرض نہ رہا البتہ اس دن روزہ رکھنا افضل اور مستحب ہے۔ کئی احادیث مبارکہ میں اس روزے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا گیا ہے اس سے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- البتہ جس نے عاشوراء کا روزہ رکھنا ہو اس کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک روزہ نہ رکھے بلکہ اس کے ساتھ ایک اور روزہ یعنی نو یا گیارہ محرم کا روزہ بھی رکھے تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہو جو کہ دس محرم کا ایک روزہ رکھتے تھے۔
- اس سے معلوم ہوا کہ اسلام یہود اور دوسرے غیر مسلموں کی نقالی کو نہ عبادات میں پسند کرتا ہے نہ دوسرے معاملات میں پسند کرتا ہے اس لئے مسلمانوں کو غیر مسلموں کی نقالی کرنے کے بجائے اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے۔
- اس کے علاوہ ماہِ محرم الحرام کے بارے میں کچھ لوگوں نے کئی اعمال مقرر کر رکھے ہیں اور ان کو ضروری سمجھا جاتا ہے حالانکہ شریعت میں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے ان سے بچنا چاہئے۔
- اور محرم الحرام کا مہینہ نواسۂ رسول سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی شہادت اور شریعت کی خاطر عظیم قربانی کی یاد دلاتا ہے ان کی سیرت و کردار کو سمجھنے اور اپنانے کی ضرورت ہے۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری
فاضل دارالعلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔ یوبی ایل سوسائٹی۔ لاہور